تجویز کردہ ترامیم۔

● ـــــ ۸۸ء میں صدر جنرل محمد ضیاء الحق مرحوم کی طرف سے نافذ کیا جانے والا شریعت آرڈیننس جو مقررہ مدت میں اسمبلی میں پیش نہ ہوسکنے کی وجہ سے ختم ہوگیا۔

● ـــــ شریعت بل کے بارے میں اسلامی نظریاتی کونسل کی رپورٹ اور کونسل کی متبادل تجاویز۔

● ـــــ سینٹ کی خصوصی کمیٹی کی رپورٹ۔ ● ـــــ نواں آئینی ترمیمی بل

● ـــــ خصوصی کمیٹی کی طرف سے مرتب کردہ "شریعت بل" کے مسودہ میں اس وقت کے وفاقی وزیر قانون سید افتخار گیلانی اور دیگر ارکان سینٹ کی تجویز کردہ ترامیم جن میں سے سید افتخار گیلانی کی ترامیم ایوان میں ان کی عدم موجودگی کے باعث منظور نہ ہوسکیں۔ ● ـــــ ۷۳ء کے دستور کی اہم اسلامی دفعات

● ـــــ سینٹ آف پاکستان کا ۱۳ مئی ۹۰ء کو متفقہ طور پر منظور کردہ پرائیویٹ شریعت بل ـــــ اور

● ـــــ ۱۵ مئی ۹۱ء کو قومی اسمبلی کا منظور کردہ سرکاری شریعت بل

ان دستاویزات کی یکجا اشاعت کا مقصد جہاں انہیں ریکارڈ میں یکجا محفوظ کرنا ہے وہاں شریعت اسلامیہ کی بالادستی اور نفاذ سے دلچسپی رکھنے والے اربابِ علم و دانش کو اس پہلو پر سنجیدہ غور و فکر کی دعوت دینا بھی مقصود ہے کہ قرارداد مقاصد سے قومی اسمبلی کے منظور کردہ حالیہ شریعت بل تک کے سفر کا ٹھنڈے دل و دماغ کے ساتھ جائزہ لیا جائے کہ پاکستان کے دینی حلقوں نے سیاسی جدوجہد اور جمہوری عمل کے ذریعہ نفاذِ اسلام کی جدوجہد کے ان تینتالیس سالہ مراحل میں کیا کھویا کیا پایا؟

اربابِ فہم و دانش کی سوچ اور تجزیہ کا انداز کیا ہے وہ اسے بہتر سمجھ سکتے ہیں البتہ ایک گذارش اس مرحلہ پر ہم ضروری سمجھتے ہیں کہ قراردادِ مقاصد میں "اللہ تبارک و تعالیٰ ہی کل کائنات کا بلاشرکت غیرے حاکم مطلق ہے" کے واضح اعلان کے تینتالیس سال بعد قومی اسمبلی کے منظور کردہ شریعت بل میں قرآن و سنت کے احکام کی بالادستی کو "بشرطیکہ ...." کے ساتھ مشروط کرکے قبول کرنے کا عمل بہرحال "پیش رفت" کہلانے کا سزاوار نہیں ہے یہ "رجعت قہقری" ہے اور اس الٹی زقند کی ذمہ داری کن افراد، اداروں، گروہوں اور جماعتوں پر عائد ہوتی ہے اس کا تعین کرنے کے لیے ہم سب کو اپنے گریبانوں میں ایک بار ضرور جھانک لینا چاہیئے۔